امام ابو حنیفہؒ آثار و خدمات☆

ڈاکٹر محمد طفیل ☆

انسانی زندگی بہت سے مسائل کا مجموعہ اور لاتعداد امور سے عبارت ہے - ان مسائل کو حل کرنے اور ان امور کو رضائے الہی کے مطابق انجام دینے کے لئے فقہ ترتیب دی گئی - فقہ کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ قرآن و سنت میں جو احکام اجمالی طور پر بیان ہوئے ہیں - ان سے انسان کو روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے بارے میں تفصیلی احکام معلوم کئے جائیں -

فقہی احکام کے حوالے سے اسلام کا دامن پر ہے - دیگر مذاہب عالم کے برعکس اسلام میں زندگی کے تمام مراحل اور امور کے بارے میں تفصیلی احکام ملتے ہیں اور یہی احکام فقہ کا موضوع ہیں - اسلامی فقہ کی تشکیل میں بہت سے اکابر ائمہ اور مجتہدین نے حصہ لیا - انہوں نے قرآن و سنت سے احکام حاصل کئے اور مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے کتابوں کی شکل میں رہنمائی فراہم کی -

---

☆(۱) رپورٹ بین الاقوامی کانفرنس (۵-اکتوبر تا ۸- اکتوبر ۱۹۹۸ء) زیر اہتمام ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد

☆(۲) صدر شعبہ سیرت اسلامی تاریخ و تہذیب ، ادارہ تحقیقات اسلامی ، اسلام آباد -

ان ائمہ اور مجتہدین میں سراج ملت ، امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ علیہ کو ایک منفرد اور اعلی مقام حاصل ہے - وہ اپنے تفقہ ، شان اجتہاد ، استنباط مسائل ، ملکہ تخریج مسائل اور قیاس و رائے میں سب سے یگانہ اور ممتاز تھے - مسلمانوں کی غالب اکثریت فقہی مسائل میں ان کی پیرو ہے - کیونکہ فقہ حنفی اپنے اصول و قواعد ، وسعت ، گیرائی اور رخصت و سہولت کے اعتبار سے " الدین یسر " دین آسان ہے کی بہترین تعبیر ہے - یہ امام ابو حنیفہؒ کا فکری اور علمی عظیم کارنامہ ہے جو عوام میں فقہ حنفی کو مقبول بناتا ہے-

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ ۸۰ ھ میں پیدا ہوئے اور ان کی وفات ۱۵۰ ھ میں ہوئی - اس طرح وہ اموی اور عباسی عہد میں علمی کارنامے سرانجام دیتے رہے - یہ ایسا دور تھا - جس میں اسلامی علوم و فنون کی ترویج ہوئی - احادیث نبوی کتابی شکل میں مرتب ہوئیں- فقہی اصول قائم کئے گئے - قرآن حکیم پر اعراب لگائے گئے اور قرآنی تفاسیر لکھنے کا رواج ہوا-

امام ابو حنیفہ نے اپنے وقت کے جید علماء ، محدثین ، اور اہل علم سے تعلیم حاصل کی ، آپ کا طبعی میلان فقہ کی طرف تھا ، اس لئے ان کے اساتذہ کرام میں حماد بن ابی سلیمانؒ اور امام جعفر صادقؒ نمایاں ہیں - اسی طرح انھوں نے حدیث کا علم حاصل کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی اور انہیں علم الکلام سے بھی دلچسپی رہی -

چنانچہ ان کا قول ہے کہ :

" میں نے فقہ عمرؓ ، فقہ علیؓ ، فقہ عبداللہ بن مسعودؓ اور فقہ ابن عباسؓ ان کے خصوصی اصحاب اور تلامذہ سے حاصل کی "

فقہ حنفی کی تدوین کے لئے امام ابو حنیفہؒ نے ایک " فقہی مجلس " قائم کر رکھی تھی جس میں اپنے وقت کے جید فقہاء ، محدثین ، ماہرین علم الکلام ، سیاسیات ، معاشیات، قانون اور دیگر علوم و فنون کے ماہرین شامل تھے - امام ابو حنیفہ کی فقہی مجلس تیس چالیس

ماہرین پر مشتمل تھی، جس کے اجلاس بکثرت ہوتے تھے اور اس مجلس میں زندگی کے تمام مسائل پر آزادانہ بحث ہوتی تھی- مجلس کا ہر رکن اپنی رائے آزادانہ طور پر دلائل کے ساتھ پیش کرتا تھا- بعض مسائل پر ہفتوں گفتگو جاری رہتی اور جو رائے دلائل کی روشنی میں قوی، لائق عمل اور مسلمانوں کے لئے مفید سمجھی جاتی اسے اپنا لیا جاتا اور وہی رائے فقہ حنفی کا حصہ بنتی، اس طرح حنفی فقہ مرتب ہوئی-

فقہ حنفی اپنی تشکیل و تدوین، کثرت مسائل، نقلی اور عقلی دلائل، عربی اور عجمی ثقافتوں کے عمدہ امتزاج، تعصبات سے بالاتر اور وسعت پذیر ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں ہمیشہ مقبول رہی ہے، چنانچہ آج بھی دنیا کے بڑے بڑے خطوں جیسے برصغیر پاک و ہند، ایشیائے وسطی کی ریاستوں، ترکی اور علاقہ ماوراء النہر کے مسلمانوں کی غالب اکثریت فقہ حنفی کی پیرو ہے- اسی طرح دنیا کے تمام خطوں میں کسی نہ کسی تعداد میں فقہ حنفی پر عمل کرنے والے مسلمان افراد موجود ہیں- چنانچہ آج کے عالم اسلام پر نگاہ ڈالی جائے تو بنگلہ دیش، ترکی، افغانستان، قازقستان، ترکمانستان، تاجکستان، مصر، شام، فلسطین، اردن، عراق، بھارت اور سری لنکا وغیرہ میں مسلمانوں کی غالب اکثریت حنفی مذہب کی پیرو ہے- ماضی میں عالم اسلام کی بعض سلطنتوں جیسے سلطنت مغلیہ، سلطنت عثمانیہ وغیرہ کا مذہب بھی حنفی تھا-

علمی اور فکری سطح پر فقہ حنفی کو پرکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ فقہ حنفی نے انسانی قانون کو عموماً اور اسلامی قانون کو خصوصاً بہت متاثر کیا، چنانچہ عالم اسلام کے تمام قانونی اور دینی تعلیم کے مراکز میں اس فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے- بشری مسائل کے حل کے لئے فقہ حنفی کو بروئے کار لایا جاتا ہے اور مسلمانوں کے مشکل امور کی گتھیاں سلجھانے کے لئے فقہ حنفی سے استفادہ کر کے فتاوی جاری کئے جاتے ہیں- جن کے مطابق مسلمان اپنے لئے حرام و حلال اور جائز و ناجائز امور متعین کرتے ہیں- اور اپنے روزمرہ کے مسائل کا حل پاتے ہیں-

امام ابو حنیفہؒ کی انہی علمی خدمات کو اجاگر کرنے ، فقہ حنفی کے کارناموں پر روشنی ڈالنے ، عصر حاضر میں نفاذ شریعت کے لئے فقہ حنفی سے استفادہ کرنے اور مستقبل میں فقہ حنفی کے رجحانات پر اجتماعی انداز میں غور کرنے کے لئے ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے ایک عالمی کانفرنس کا اہتمام کیا - جو ۵،اکتوبر سے ۸،اکتوبر ۱۹۹۸ء تک اسلام آباد میں منعقد ہوئی - اس کانفرنس میں دنیا کے مختلف خطوں سے تشریف لانے والے اسکالرز اور محققین نے شرکت کی - جن میں مسلم اور غیر مسلم اہل علم شامل تھے -

اس بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ نے فرمایا - افتتاحی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا - ملک کے نامور قاری جناب سیّد بزرگ شاہ الازہری نے تلاوت کی - بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر محترم جناب معراج خالد ملک نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا - جس میں انہوں نے مندوبین کرام اور شرکاء مجلس کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا کہ وہ جامعہ کے علمی اور انتظامی امور میں دلچسپی لیتے ہیں جو اہل جامعہ کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہے -

ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر جنرل جناب ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری نے کانفرنس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مختلف آراء رکھنے والے اہل علم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرے تاکہ باہمی تبادلہ خیال سے ان میں ہم آہنگی پیدا ہو - امام ابو حنیفہ عالم اسلام کے ایسے بطل جلیل ہیں جن کی خدمات کے اعتراف اور جنہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے دنیا بھر سے اہل علم اس اجتماع میں موجود ہیں - جن میں دنیائے اسلام کے عظیم محقق پروفیسر ڈاکٹر وھبہ زحیلی بھی شامل ہیں -

ڈاکٹر انصاری نے بتایا کہ اس کانفرنس کے حوالے سے ادارہ تحقیقات اسلامی نے دو کتابیں- امام محمد بن حسن الشیبانی کی "السیر الصغیر" اور مسند امام اعظم کی شرح - شائع کی

ہیں اور جو امام اعظم کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ اور فقہ حنفی کی ترویج کا عمدہ ذریعہ ہیں۔

علماء ، اسکالرز ، محققین ، سفراء کرام اور اہل فکر و دانش کے اس روح پرور اور عظیم اجتماع سے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے خطاب فرمایا ، انھوں نے اپنے پر مغز خطاب میں فرمایا--- کہ مسلمانوں کو اپنے عظیم مفکرین اور دانشوروں سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیئے اور مسلمانوں کی علمی میراث کا مطالعہ کیا جائے تو ایسی اساس مل جاتی ہے جس پر عمل کر کے امت مسلمہ میں اتحاد و یگانگت کو فروغ دیا جا سکتا ہے - صدر مملکت نے امام ابو حنیفہؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ، امام ابو حنیفہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک اور عظیم فقیہ تھے - انھوں نے اپنی فقہ سے نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ وسطی ایشیا، ترکی ، فلسطین، فرانس ، لبنان ، اور اردن کے علاقوں کو بھی متاثر کیا -

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اختلاف رائے کا احترام کرتے تھے - کیونکہ امام ابو حنیفہؒ اور امام جعفر صادقؒ کے مابین بہت سے امور میں اختلاف رائے تھا لیکن وہ ایک دوسرے کا احترام کرتے رہے - امام ابو حنیفہؒ کے نامور شاگردوں امام ابو یوسفؒ اور امام محمد بن حسن الشیبانیؒ بہت سے امور میں ایک دوسرے سے جداگانہ رائے رکھتے تھے اس طرح انھوں نے حقیقت کی تلاش کی حوصلہ افزائی کی - اور درپیش مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لیے مشاورت اور متنوع آراء کا نظام رائج کیا اور مختلف آراء میں مفید اور مدل رائے کا انتخاب کیا۔

افتتاحی اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے صدر محترم جناب ڈاکٹر احمد العسال نے امت مسلمہ کے اتحاد ، پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ، وطن عزیز کے استحکام اور ترقی نیز کانفرنس کی کامیابی کی دعا کی -

افتتاحی اجلاس کے بعد امام ابو حنیفہؒ ، احوال و آثار بین الاقوامی کانفرنس کے علمی اجلاس شروع ہوئے - جن میں عربی، انگریزی اور اردو زبان میں مقالات پیش کیے گئے -

ان علمی اجلاسوں کے موضوعات یہ تھے -

۱- امام ابو حنیفہؒ کا عہد اور ان کی زندگی
۲- امام ابو حنیفہؒ کے فقہی ، سیاسی اور معاشی افکار
۳- فقہ حنفی اور علم حدیث
۴- فقہ حنفی کے اصول اجتہاد
۵- فقہ حنفی کے مصادر و مآخذ
۶- قانونی ادب میں فقہ حنفی کا حصہ
۷- عصری مسائل کا حل فقہ حنفی کی روشنی میں
۸- اسلامی شریعت کے نفاذ اور اسلامی ریاست کے قیام میں فقہ حنفی سے استفادہ

امام ابو حنیفہؒ کانفرنس کے ہر روز کئی علمی اجلاس ہوتے تھے - جن میں دنیا کے بیس ممالک سے تشریف لائے ہوئے ۷۰ مندوبین کرام نے اپنے علمی مقالات اور نتائج تحقیق پیش کئے ، اس عالمی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں میں چند نمایاں شخصیات یہ تھیں -

ڈاکٹر وھبہ زحیلی شام ، ڈاکٹر مورانی جرمنی ، ڈاکٹر ہاشم کمالی ملائشیا ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی بھارت ، ڈاکٹر مہدی محقق ایران ، ڈاکٹر احمد الدسوقی قطر ، ڈاکٹر مرتضٰی بیدر ترکی ، ڈاکٹر عدنان علی فراغی عراق ، ڈاکٹر محمد طاہر نور ولی سعودی عرب اور ڈاکٹر طیّب جنوبی افریقہ شامل ہیں جبکہ پاکستان سے تمام مکاتب فکر کے جیّد علماء کرام اور جامعات کے اساتذہ کرام اور ملک بھر کے علمی اداروں کے محققین اور دانشوروں نے شرکت کی -

کانفرنس کے علمی اجلاسوں میں امام ابو حنیفہؒ کے احوال و آثار کے جملہ پہلوؤں پر تحقیقی مقالات پیش کئے گئے - چنانچہ امام ابو حنیفہؒ کی فقہ ، علم کلام اور حدیث سے استفادہ کرنے کے پہلو اجاگر کرتے ہوئے اہل علم نے قرار دیا کہ فقہ حنفی کا خمیر کتاب و سنت سے اٹھایا گیا ہے اور جن امور میں کتاب و سنت میں تفاصیل میسر نہ ہوں - ایسے امور میں

قیاس، اجتہاد ، عرف ، استحسان ، مصالح مرسلہ اور عموم بلوی جیسے معاشرتی اور انسانی اصول اپنا کر فقہ حنفی کو وسعت دی گئی - جو اس کے مقبول عام ہونے کی بڑی وجہ ہے - اسی طرح فقہ حنفی کے اصول اجتہاد بیان کرتے وقت یہ امر واضح کیا گیا کہ کتاب اللہ کے بعد احناف نے حدیث نبوی سے خاطر خواہ استفادہ کیا اور امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر میرے قول کے خلاف کوئی حدیث نبوی مل جائے تو میرے قول کو ترک کر دو " - فقہائے احناف نے ہمیشہ یہ سنہری قول اور اصول پیش نظر رکھا اور احادیث کی روشنی میں اپنی بہت سی آراء پر نظر ثانی کی- یہ امر بھی واضح ہوا کہ احناف نے آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فقہ حنفی کے مصدر و ماخذ کے طور پر بکثرت استعمال کیا- اس طرح فقہ حنفی عقلی اور نقلی دونوں طرح کے اصول اجتہاد سے مزین ہے-

علمی اجلاسوں میں اس نکتہ پر بھی توجہ مرکوز رہی کہ عالمی قانون سازی اور دیگر مسالک کی فقہ میں فقہ حنفی سے استفادہ کیا گیا چنانچہ بین الاقوامی تعلقات ، سمندری قوانین اور وراثت کے احکام معلوم کرنے کے لئے فقہ حنفی سے خاص طور سے استفادہ کیا گیا - تاہم علمی مباحثوں کے دوران اہل علم نے یہ کمی شدت سے محسوس کی ہے کہ فقہ حنفی اور دیگر ائمہ فقہ کے افکار کا تقابلی مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے - تاکہ ایسے امور پر غور کیا جائے جو عصر حاضر میں قابل عمل ہوں اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کو فروغ حاصل ہو-

فقہ حنفی کے عظیم قائدین امام زفر ، امام ابو یوسف ، امام محمد بن حسن الشیبانی ، امام طحاوی ، امام سرخسی اور دیگر ائمہ کرام کی خدمات کو اجاگر کیا گیا نیز اس امر کا تنقیدی اور تحلیلی جائزہ بھی لیا گیا کہ عصر حاضر میں نفاذ شریعت کے لئے فقہ حنفی سے کس حد تک استفادہ ممکن ہے ؟ اور اس امر کا اظہار کیا گیا کہ فقہ حنفی اپنی وسعت، انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرنے اور اپنے عقلی و نقلی اصولوں کی موجودگی میں نفاذ شریعت اور عصر حاضر میں اسلامی ریاست کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے-

علمی مباحث میں یہ امر بھی کھل کر سامنے آیا کہ عصر حاضر میں انسان ایک دوسرے کے قریب ہو رہا ہے ، فاصلے سمٹ رہے ہیں ، اس لئے " الدین یسر " پر عمل کرتے ہوئے اجتماعی اجتہاد کے ذریعے ایک ایسی فقہ مدون کی جائے جو مسلمانوں میں ہم آہنگی، یگانگت اور ملی وحدت کی آئینہ دار ہو - جدید فقہ زندگی کے نئے مسائل جیسے تبدیلی قلب ، تبدیلی انسانی اعضاء ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی ، ٹیلیفونی شہادت وغیرہ جیسے مسائل پر رہنمائی فراہم کرے -

علمی اجلاسوں کے علاوہ اس کانفرنس میں دو عام اجلاسوں کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا - یہ دونوں عام اجلاس بہت مقبول ہوئے ،ان میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی- پہلے عام اجلاس کی صدارت مذہبی امور کے وفاقی وزیر جناب راجہ محمد ظفرالحق نے کی، اس اجلاس میں دور حاضر کے ممتاز فقیہ جناب ڈاکٹر وھبہ زحیلی ، بھارت کے جناب مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی اور پاکستان کے مولانا ریاض حسین شاہ نے امام ابو حنیفہؒ اور فقہ حنفی کے مختلف پہلوؤں پر خطاب فرمایا -

دوسرے اجلاس عام کی صدارت جمعیت علمائے پاکستان کے صدر جناب سینیٹر مولانا عبدالستار خان نیازی نے فرمائی - اس عام اجلاس سے ایران کے فاضل اسکالر ڈاکٹر مہدی محقق ، سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور مولانا گوہر رحمان نے خطاب فرمایا ، ان اجلاسوں میں امام ابو حنیفہؒ اور فقہ حنفی کے مقام و مرتبہ اور خصائص نیز حنفی فقہ اور دوسرے فقہی مذاہب کے باہمی تعلق کو نمایاں کیا گیا -

اس علمی کانفرنس کا اختتامی اجلاس ۸- اکتوبر شام چار بجے منعقد ہوا - جس کی صدارت وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے فرمانا تھی لیکن وہ ریاستی مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اور ان کی طرف سے وفاقی وزیر تعلیم محترم جناب غوث علی شاہ نے وزیراعظم کی نمائندگی کرتے ہوئے اجلاس کی صدارت کی اور اس میں جناب وزیر اعظم

کی تقریر پیش کی جس میں وزیراعظم نے کانفرنس کے انعقاد کو بروقت اور مفید اقدام قرار دیا۔

وزیراعظم پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب غوث علی شاہ نے اعلان کیا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کی لائبریری کو "تحقیقات اسلامی نیشنل لائبریری" کا درجہ دیا جاتا ہے اور اسے عالمی سطح کی لائبریری بنانے کے لئے ہر ممکن اقدام کئے جائیں گے -

کانفرنس کے اختتام پر " اعلان اسلام آباد " کے نام سے اعلامیہ جاری کیا گیا ، جس کا مکمل متن شامل اشاعت ہے -

ہمیں امید ہے کہ اس بین الاقوامی علمی کانفرنس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے - کانفرنس کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے فقہ حنفی کی علمی میراث کو تحقیق کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کیا جائے گا - اہل علم فقہ حنفی کے ایسے پہلو اجاگر کریں گے جو اس کانفرنس میں تشنہ رہے - مزید برآں اسلامی فقہ کے مختلف مسالک کے تقابلی مطالعہ کو فروغ دیا جائے گا - نیز ادارہ تحقیقات اسلامی اس کانفرنس میں پیش کیے گئے علمی مقالات افادہ عام کے لیے جلد شائع کرنے کا اہتمام کرے گا -